سوال

ایک شخص نے بیوی کوایک طلاق دے دی اورعدت گزرنے کے بعداس نے دوسرے شخص سے شادی کرلی اورکچھ عرصہ اس کے ساتھ رہی پھراس نے اس عورت کوطلاق دے دی اب پہلے خاوند نے اسے اپنی عصمت میں واپس لانا چاہا توکیااس کے لیے تین طلاق نئے سرے سے باقی ہونگی یا کہ دوطلاق باقی ہونگی کیونکہ اس نے پہلے ایک طلاق دے دی تھی ؟

جواب

ہمہ قسم کی حمداللہ تعالی کےلیے ، اور درودو سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں :

جب کسی شخص نے بیوی کوایک یا دوطلاقیں دیں اوراس کی عدت گزرگئی اوراس عورت سے کسی دوسرے شخص نے شادی کرلی اورپھراسے طلاق دے دی اورپھرپہلے خاوند نے اس عورت سے شادی کرلی تواس کےلیے اتنی ہی طلاق ہونگی جوباقی رہتی ہیں ، اگرتواس نے اسے ایک طلاق دے دی تھی تواس کےلیے دوطلاقیں باقی ہیں ، اوراگراس نے دو طلاقیں دی تھیں توپھرایک طلاق باقی رہے گی

زادالمستقنع میں ہے :

"اورجس نے اس سے کم طلاق دی جس کا وہ مالک تھا اورپھراس سے رجوع کرلیا ، یاپھرشادی کرلی تووہ باقی مانندہ طلاق سے زیادہ کا مالک نہیں رہیگا ، اس عورت سے دوسرے خاوند نے وطئ کی ہویانہ کی ہو" انتہی

قولہ : جس کا وہ مالک ہے اس سے کم "

یعنی تین طلاق سے کم طلاقیں ، اس لیے اگراس نے اسے تین طلاقیں دے دیں اورپھراس عورت نے کسی دوسرے خاوند سے شادی کرلی تووہ خاوند فوت ہوگیا ، یا پھراس نے اسے طلاق دے دی اوراس سے پہلے خاوند نے شادی کرلی توباجماع علماء اس کی تین طلاقیں واپس آجائیں گی

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

اس مسئلہ کی تین صورتیں ہیں :

پہلی صورت :

بیوی کو طلاق دے دی اورپھر بیوی سے رجوع کرلیا ، تواس صورت میں اس کےلیے وہی طلاق ہونگی جوباقی بچی ہیں

دوسری صورت :

بیوی کوطلاق دے دی اوراس کی عدت گزرگئی پھراس سے نیا نکاح کرلیا ، تواس صورت میں اتنی طلاق کا مالک ہوگا جوباقی بچی ہیں

تیسری صورت :

بیوی کو طلاق دے دی پھر اس کی عدت گزر گئی، پھر اس نے کسی اور شخص سے شادی کرلی پھر دوسرے خاوند نے بھی اسے اپنے سے علیحدہ کردیا اور پھر پہلے خاوند نے اس سے نکاح کرلیا تو اس صورت میں خاوند کو اتنی طلاق کا ہی حق حاصل ہے جو باقی بچی ہیں

اور مؤلف کے قول : " دون ما یملک " یعنی جس کا مالک ہے اس سے کم کا مفہوم یہ ہے کہ :

اگر اس نے اتنی طلاق دے دیں جن کا وہ مالک تھا یعنی آزاد کے لیے تین طلاق اور غلام کے لیے دو طلاق تو وہ عورت اس کے لیے اس وقت تک حلال نہیں ہوگی جب تک وہ دوسرے خاوند سے نکاح نہ کرلے، اور جب وہ اس سے دوسرے خاوند کے بعد دوبارہ شادی کرے تو پھر طلاق نئے سرے سے ہونگی اور اسے تین طلاق دینے کا حق حاصل ہوگا

گویا کہ اس نے اس عورت سے اب شادی کی ہے؛ یہ اس لیے کہ اس مسئلہ میں دوسرے خاوند کا اس عورت سے نکاح کرنے میں تاثیر ہے، اور وہ یہ کہ اس نے پہلے خاوند کے لیے اسے حلال کردیا ہے، اور اگر یہ نکاح نہ ہوتا تو پہلے خاوند کے لیے حلال نہ ہوتی، اس لیے جب اسے تاثیر حاصل ہوئی اور جب پہلے خاوند نے اپنا حق پورا کرلیا تھا تو پھر نئے سرے سے طلاق واپس آجائیگی

اور یہ نہیں کہا جائیگا کہ : جب اس کی طرف واپس چلی گئی تو اسے صرف ایک طلاق دینے کا حق حاصل ہے پھر وہ بائن ہوجائیگی؛ کیونکہ ہم یہ کہتے ہیں : دوسرے خاوند نے پہلے کے لیے جو کچھ تھا اسے گرادیا ہے، اسی لیے اس کے لیے مباح ہوئی ہے، حالانکہ یہ اس کے لیے حلال نہ تھی

اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ : پہلے مسئلہ میں جب عورت نے شادی کی تو دوسرا خاوند طلاق کو ختم کردیگا، حتی کہ اگر تین طلاق سے بھی کم ہو، لیکن صحیح وہی ہے جو مؤلف کا کہنا ہے؛ کیونکہ اگر پہلے خاوند نے تین طلاق نہیں دی تو دوسرے خاوند کا نکاح اثرانداز نہیں؛ کیونکہ وہ عورت تو پہلے خاوند کے لیے حلال تھی چاہے وہ شادی کرتی یا نہ کرتی " انتہی

دیکھیں : الشرح الممتع (196/13).

اور یہ قول کہ : وہ عورت پہلے خاوند کے عقد میں انہی طلاق میں واپس جائیگی جو طلاق باقی بچی ہے اس قول کو ابن قدامہ نے اکابر صحابہ کرام عمر اور ابی اور معاذ اور عمران بن حصین اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہم کی طرف منسوب کیا ہے، اور زید اور عبداللہ بن عمرو بن عاص سے بھی مروی ہے، اور سعید بن مسیب اور عبیدہ اور حسن اور مالک اور ثوری اور ابن ابی لیلی اور شافعی اور اسحاق اور ابوعبیدہ اور ابو ثور اور محمد بن حسن اور ابن منذر کا بھی یہی قول ہے

اور دوسری قول ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہم اور عطاء اور نخعی اور شریح اور ابوحنیفہ اور ابو یوسف کا قول ہے " انتہی

دیکھیں : المغنی (389/7).

واللہ اعلم.

الاسلام سوال وجواب

135098